Submission of E-contents

1. Name: MD. ZEYAUR RAHMAN
2. Designation: Associate Prof.
3. Department/College: Deptt. of Urdu, S
4. Subject: Urdu
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : P.G
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. IInd Sem, Paper - 5A
7. Title/Heading of e-content : "Shi Shom ka Masiha koi Nahin"
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

(۱)

"شیشوں کا مسیحا کوئی نہیں" فیض احمد فیض

2.7.2020

فیض کی یہ نظم ان کے دوسرے شعری مجموعے "دستِ صبا" سے لی گئی ہے۔
یہ فیض کی طویل نظم ہے جو تین بندوں اور ۲۷ مصرعوں پر مشتمل ہے۔
یہ نظم طبقاتی جنگ میں ہر جگہ لوٹنے والوں اور لٹے ہوؤں کے درمیان جاری ہے
اس میں شرکت کی دعوت ہے۔

پہلے بند میں شاعر کہتا ہے یہ حقیقت ہے کہ شیشہ، جام یا دُر ایک بار ٹوٹنے
کے بعد دوبارہ جڑ نہیں سکتے۔ ان کے ٹکڑے چن چن کر دامن میں چھپانا بے کار ہے
کیوں کہ شیشے کے مسیحا کی توقع رکھنا فضول ہے۔ نظم آگے بڑھتی ہے تو ان شیشوں
کی وضاحت ہوتی ہے۔ ان شیشوں میں ساغرِ دل "سپنے" اور عزت" ہیں۔ ساغر
دل جس میں غمِ جاناں کی پری بڑے ناز سے اترا کرتی تھی اسے دنیا والوں نے
پھوڑ ڈالا ہے۔ رنگین سپنے جو مست جوانی میں دیکھا کرتے تھے وہ ناداری "دفتر
بھوک اور غم سے ٹکرا کے چور چور ہو گئے" کیونکہ جو کچھ بھی تھا
کے یہ ڈھانچے بے بس تھا۔ شاعر کہتا ہے شیشے کے ان ٹکڑوں میں عزت کے موتی ہیں
ہیں۔ یہاں شاعر غریب کی عزت کو اہمیت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے ساتھ کانچ
کو پانے کی کوشش نام نہاد قد آور شخصیتیں، تاجر اور رہزن کرتے ہیں۔ وہ اسی دشمن
بکھرتے ہیں تا کہ وہ اسے پامال کر سکیں۔ وہ کہتے ہیں کہ غریب کی اگر جان محفوظ ہیں
اس تو اس کی آن باقی نہیں رہتی۔ فیض یہ واضح کرتے ہیں کہ دولت مند افراد کس طرح
غریبوں کا استحصال کرتے ہیں۔ ان کا دل، ان کے خواب اور ان کی عزت کے ٹکڑے
ہیں اور یہ ٹکڑے جیتے ہیں لہو رلاتے ہیں۔ اس لیے وہ کہتے ہیں کہ یہ ساغر شیشے لعل و گہر
اگر سالم ہوں تو ان کی قیمت ہے۔ ٹکڑوں کی کوئی قدر و قیمت نہیں اس لیے ٹکڑوں کو
دامن میں چھپا کر کسی مسیحا کی آس لگانا کتنا فضول ہے
نظم ایک نیا موڑ لیتا ہے۔
رہا جا سکتا ہے۔ یادوں کا معاملہ ایسا ہی ہے۔ فیض کہتے ہیں یادوں کے سہارے کب تک زندہ
جیسے ایک بخیہ ادھڑا ایک سیا

M.A. II Semester - Paper - 5

موضوع : اردو نظم نگاری - تاریخی اور تنقیدی مطالعہ

Course: M.A. II sem Paper - 03

Title / Heading of E-Content: Shishon ka Masiha Koi Nahi

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN
Associate Prof.
Deptt. of Urdu
S. Shiva College, Aurangabad

REDMI NOTE 7 PRO

اس طرح یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور نہ کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ فیض کہتے ہیں دنیا
میں ہر شے کا بدل مل سکتا ہے۔ ہر داغ بھر ہو سکتا ہے۔ یہاں دولت کی کمی نہیں ہے۔ اس
میں شک نہیں کہ یہاں ڈاکو بھی گھات میں بیٹھے ہیں لیکن یہاں ہاتھ بڑھا کر اپنا حصہ
چھیننا پڑتا ہے۔ بقول شاد عظیم آبادی:

یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

یہاں صرف جرأت اور ہمت کی تلاش کی ضرورت ہے ورنہ یہ دنیا ہیروں اور ساگر موتیوں
سے خالی نہیں۔ فیض کہتے ہیں کہ ایک طرف چور، ڈاکو، رشوت خور، اٹھائی گیرے اور
وہ ہیں جن کے پاس مال و دولت عیش و آرام سب کچھ ہے۔ دوسری طرف وہ ہیں جن کے
پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ ایک طرف وہ ہیں جنھوں نے دولت پر پردہ ڈال رکھے ہیں دوسری طرف
وہ ہیں جو ان پردوں کو نوچ گراتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان گھمسان کا رن پڑتا ہے۔ یہ
سرائے ہستی تنگ ہو رہی ہے۔ جن کے پاس سب کچھ ہے وہ کالک چھڑکتے پھرتے ہیں۔ ہر راہ
میں اندھیرا کر دیتے ہیں دوسری طرف جن کے پاس کچھ نہیں وہ انھیں راستوں پر جوت جگاتے ہیں۔
وہ آگ لگاتے ہیں یہ آگ بجھاتے ہیں۔ فیض کہتے ہیں اس لڑائی میں ساغر شیشے، لعل و گہر بہ
جلتے ہیں۔ اور آخر معرکوں میں وہ لوگ جو خالی ہاتھ ہیں ظلم و ستم کا شکار ہیں اس
رن میں کود پڑنے کی دعوت دیتے ہیں۔

نظیر صدیقی اس نظم کے بارے میں لکھتے ہیں:

"فیض نے ایسے لوگوں کو جو یاس حسرت کی زندگی بسر کرنے پر قانع ہو گئے ہیں
ہستی کے اٹھائی گیروں سے لڑنے کی ترغیب جس انداز سے دی ہے انھیں کا حصہ
ہے۔ اس نظم کی خوبی یہ ہے کہ اس میں سیاسی جد و جہد کی دعوت دینے کے
باوجود سیاسی نعرہ بازی کو راہ نہیں دی گئی ہے۔"

فیض کی اس نظم میں ایمائیت اور اشاریت موجود ہے۔ اور سادہ
بیانیہ سے بھی کام لیتے ہیں۔ فیض نے رمز اور کنایے میں دولت مندوں اور ناداروں
کے ٹکراؤ کو پیش کیا ہے۔ فیض کی شاعری کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ دکھ اور
مایوسی کے پیچھے ماحول کے دکھ درد کی کہانی ہوتی ہے۔ فیض کی شاعری میں جہاں
کرب کی گہرائی ہے وہیں ہمت اور عزم امید کی شمع تاریک
راہوں کو روشن کر دیتی ہے۔

M.A. II semester – Paper: 5   موضوع: اردو نظم نگاری: